نقد و نظر

تبصرے کے لیے کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے

نام کتاب	:	**مرقعِ انوار**
مرتب	:	شاہ فصیح الدین نظامی حیدر آباد
صفحات	:	(۱۳۷۶)
قیمت	:	۸۰۰/ روپے
سن اشاعت	:	۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء
ناشر	:	مجلس اشاعت العلوم، جامعہ نظامیہ حیدر آباد
مبصر	:	امتیاز احمد مصباحی

پیشِ نظر کتاب انیسویں صدی عیسوی کے نام ور عالم، صوفی، ادیب و شاعر، اتالیق سلاطین آصفیہ، شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی نور اللہ مرقدہ کی تاریخ ساز شخصیت اور عہد ساز خدمات کا دل آویز سہ لسانی مصور یاد گار ضخیم تذکرہ ہے۔ اس کتاب کو شاہ فصیح الدین نظامی ادارۂ تصنیف و تالیف اسلامی افکار سیریز حیدر آباد نے انتہائی دیدہ ریزی اور سلیقہ مندی سے ترتیب دیا ہے۔ تیرہ ابواب کے تحت ۱۸۳/ مضامین و مقالات اور مناقب شاملِ کتاب ہیں، نیز آپ کی تصنیفات اور آثار و باقیات کے عکوس بھی اس کتاب میں شامل کر دیے گئے ہیں جو اس کے حسن کو دو بالا کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ خانوادۂ شیخ الاسلام اور ان کے مشائخِ طریقت کے شجرات بھی شاملِ اشاعت ہیں۔

اس کتاب میں موجودہ ابواب کی تفصیل اس طرح ہے:

باب اول: شیخ الاسلام شخصیت، خاندانی پس منظر۔ باب دوم: شیخ الاسلام کی اصلاحی و تجدیدی خدمات۔ باب سوم: شیخ الاسلام کی علمی و ادبی خدمات۔ باب چہارم: شیخ الاسلام بحیثیت صوفیِ کامل۔ باب پنجم: شیخ الاسلام کے مشہور تلامذہ و خلفاے طریقت۔ باب ششم: شیخ الاسلام کی متاعِ عزیز، جامعہ نظامیہ۔ باب ہفتم: شیخ الاسلام، جامعہ نظامیہ اور شاہی فرامین۔ باب ہشتم: شیخ اسلام کے افکار و نظریات۔ باب نہم: شیخ الاسلام کا ذوقِ شعر و سخن۔ باب دہم: شیخ الاسلام کے معاصر عالی علما و مشائخِ کرام۔۔ باب یازدہم: شیخ الاسلام مشاہیر عالم کی نظر میں۔ باب دوازدہم: (عربی) شیخ الاسلام و آثارہ العلمیۃ والدینیۃ والدعویۃ والثقافیۃ۔ باب سیزدہم: (انگریزی) Reform of the melle..........

اس کتا کے مطالعہ سے یہ آگاہی ہوتی ہے کہ شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ جنوبی ہند میں خطہ دکن حیدر آباد کی ایک ممتاز و بے مثال شخصیت کا نام ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا، بشمولک اپنے والدِ گرامی حضرت قاضی شجاع الدین فاروقی کے آپ نے وقت کے جید اور با وقار علما سے تحصیل علم کے بعد جولاں گاہ عمل میں قدم رکھا اور اپنے قول و فعل اور اخلاق و کردار کے ذریعہ اسلامی علوم و فنون اور اس کی بے مثال تعلیمات و ہدایات کی تشہیر کا کارنامہ بحسن و خوبی انجام دیا۔ آپ کی زندگی کے اکثر اوقات خدمتِ دینِ متین کی نذر تھے۔ آپ ایک جید عالمِ دین، نکتہ رس مفتی، عظیم مفسر، متبحر محدث، عظیم مصنف، بلند پایہ صوفی، عمدہ خطیب، ماہر استاذ، قادر الکلام شاعر اور اچھے ادیب تھے۔ آپ اپنے علمی جاہ و جلال اور رعب و دبدبہ کے باعث سلطنتِ آصفیہ کے آخری تاج دار آصف جاہ سادس، نواب پیر محمود علی خاں بہادر اور آصف جاہ سابع، نواب میر عثمان علی خاں بہادر اور ان کے فرزندوں کے اتالیق مقرر ہوئے، اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے علوِ مرتبت کے باعث نواب میر عثمان علی خاں بہادر نے اپنی تخت نشینی کے بعد آپ کو ناظم امور مذہبی اور صدر الصدور مقرر کیا جس کی وجہ سے آپ کی دینی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ سلطنت آصفیہ کے تاج داروں کی قربت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے اشاعت علم دین کی غرض سے کئی مدارس و مکاتب قائم فرمائے اور بہت سے دینی مدارس و مساجد کے لیے سرکاری امداد جاری کروائی۔ خاص طور پر جامعہ نظامیہ حیدر آباد آپ کی تعمیری خدمت کا شاہ کار ہے جس نے بہت سے اصحابِ فضل و کمال اور اربابِ فکر و دانش پیدا کیے۔

آپ ایک اچھے قلم کار تھے، علم و تحقیق کے بلند معیار پر فائز تھے، مختلف عناوین پر آپ کے نوکِ قلم سے نکلی ہوئی درجنوں کتابیں اور بلند پایہ کتابوں پر آپ کے نادر و نایاب حاشیے، آپ کی علمی تحقیقات، فقہی معلومات، ندرتِ خیال، رفعتِ فکر اور شگفتگی بیان کی بین ثبوت ہیں۔

قادیانیت، لادینیت، وہابیت، مغرب زدگی اور مذہبی آزادی اور شانِ خدا اور سول میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف آپ کا قلمی وفکری جہاد آخری سانس تک جاری رہا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے مولانا انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے مختلف جہتوں سے پردہ اٹھتا ہے اور جس جہت سے آپ کو دیکھا جائے اس میں بے مثال نظر آتے ہیں۔ آپ کی ایک لاجواب کتاب انوار احمدی کی تلخیص وتسہیل کا عظیم کارنامہ رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ نے انجام دیا ہے اور وہ کتاب مکتبہ جام نور دہلی سے شائع بھی ہو چکی ہے۔ اس کے مقدمے میں آپ رقم طراز ہیں:

انوارِ احمدی کا مطالعہ کر کے میں حضرت فاضل مصنف کے تبحر علمی، وسعتِ مطالعہ، ذہنی استحضار، قوتِ تحقیق، ذہانت ونکتہ رسی اور بالخصوص ان کے جذبۂ حب رسول اور حمایت مذہب اہل سنت کی قابلِ قدر خصوصیات سے بہت زیادہ متاثر ہوا، جی چاہتا ہے کہ نوکِ قلم کو آنکھوں سے لگالیں، ہونٹوں سے چومیں اور دل میں اتارلیں۔

حضرت مصنف نے علم وحکمت عشق وعرفان کے ایسے قیمتی جواہرات بکھیرے ہیں کہ ان کی جگمگاہٹ سے آنکھیں خیرہ ہونے لگتی ہیں، بحث کے اتنے نئے نئے گوشے پیدا کیے ہیں کہ ان کے ذہنی تجسس اور فکر کی نکتہ آفرینی پر حیرت ہوتی ہے۔ حضرت مصنف کے قلم کی روانی چشمۂ کوثر کی لہراتی ہوئی موج بن گئی ہے۔

(انوارِ احمدی، مکتبہ جام نور دہلی، ص:۲۸)

یہ کتاب صرف علامہ انوار اللہ فاروقی کے احوال کا احاطہ ہی نہیں بلکہ اس میں بہت سے اربابِ علم ودانش اور اصحابِ فکر وبصیرت کا حسین تذکرہ بھی ہے جن سے شیخ الاسلام کا کسی بھی طرح تعلق خاطر رہا ہو۔ اس کتاب کے مطالعہ سے حیدر آباد کی تمدنی، تہذیبی، علمی، ادبی اور دینیہ تاریخ سے یک گونہ واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

مرقع انوار اربابِ علم وتحقیق اور دانش ورانِ قوم وملت کے مقالات کا حسین گل دستہ ہے، چوں کہ زیادہ تر مقالہ نگار حضرات حیدر آباد اور اس کے اطراف وجوانب کے علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ہمارے اور ان کے درمیان کچھ اجنبیت سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر ان کے مقالات عنوان کے اکثر گوشوں کا احاطہ کرتے ہیں اور مولانا انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی، دینی اور ادبی اور سماجی خدمات کو متعارف کرانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اردو زبان کے علاوہ عربی اور انگریزی زبان میں بھی مقالات و مضامین شامل ہیں۔ اس طرح سے وہ حضرات جو اردو زبان سے خاص شغف نہیں رکھتے مگر انگریزی یا عربی زبان وادب سے واقف ہیں ان کے لیے بھی مولانا انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے حیات وخدمات سے متعارف ہونے کا موقع فراہم ہوگا۔ اس کتاب کے مرتب نے شیخ الاسلام کے افکار واحوال کو جمع کر کے بہت ہی اہم کارنامہ انجام دیا ہے۔ شیخ الاسلام کی عبقری شخصیت اتنی گوناگوں خصوصیات کی حامل ہے کہ ان پر پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی جاسکتی ہے۔ زبان وبیان کے اعتبار سے کتاب عمدہ ہے، کتابت صاف ستھری ہے، کاغذ اچھا ہے، صفحات کی مناسبت سے قیمت کوئی زیادہ نہیں ہے، مگر بعض مقالات میں الفاظ کی تکرار اور گنجلک عبارتیں قاری کے انہماک میں خلل انداز ہوتی ہیں۔ کچھ پروف ریڈنگ کی خامیاں بھی باقی رہ گئی ہیں جو صحت کی متقاضی ہیں۔ بہر حال یہ مولانا انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کا جامع تذکرہ ہے جسے زیادہ سے زیادہ ہاتھوں میں پہنچانے کی ضرورت ہے۔

اس کتاب کے ٹائٹل کی پشت پر اس کتاب کا تعارف بھی ہے جس کے تحت صاحبِ تعارف کا نام درج نہیں ہے۔ میں اس کے اقتباس پر اپنا مختصر تبصرہ ختم کرتا ہوں۔

"یہ (کتاب) تذکرہ ہے ایک مجدد اسلام کا، یہ مرقع ہے ایک مردِ باخدا کا، یہ حالات ہیں ایک عالم باعمل کے، یہ شب وروز ہیں ایک عارف باللہ کے، یہ شام وسحر ہیں ایک مصلح امت کے، یہ داستان ہے ایک مجاہد کی، یہ اذان ہے ایک داعی کی، یہ صدا ہے ایک دلِ دردمند کی، یہ ندا ہے ایک فکرِ ارجمند کی، یہ تذکرہ الفاظ کی مالا نہیں بلکہ ان بلند وبالا ستونوں میں سے ایک ہے جن پر عظیم الشان برصغیر کی علمی، فکری و تاریخی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ اردو عربی اور انگریزی کی لسانی وسعت اور تصاویر کے امتزاج نے اس کے حسن سے کہیں زیادہ اس کی افادیت و اہمیت کو دوبالا کر دیا ہے۔ دیدۂ ذوق ودست شوق اس کے مشاہدے و مطالعہ سے بھر پور استفادہ کرے گا۔ مذہبی شعبہ میں یہ ادبی کاوش اپنے اندر عصریت وانفرادیت کی تصویر ناطق ہے۔

☆☆☆